مکتوبات: احمد ندیم قاسمی بنام خلیل آتش

خلیل آتش کو اقبال کا مترجم ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ 14 اگست 1938ء کو لاہور سے 50 کلومیٹر دُور قصور میں پیدا ہوئے اور 5 دسمبر 1987ء کو اس دارِفانی سے کوچ کیا۔ آپ اردو میں بھی لکھتے رہے لیکن پنجابی شاعری میں کمال حاصل کیا۔ اُن کی شاعری کی کتاب ''بھانبڑ'' شائع ہو چکی ہے جب کہ ''نذر حبیب''، ''گھڑیالی'' اور ''مہاندرے'' طباعت کی منتظر ہیں۔[۱] آپ کا اصل کارنامہ علامہ اقبال کے منتخب فارسی اور اردو کلام کو پنجابی شعری رُوپ دینا ہے۔ ان میں سے اقبال کی فارسی مثنوی ''اسرار و رموز'' کا ترجمہ 1975ء میں[۲] جب کہ طویل اردو نظموں مثلاً ''شکوہ''، ''جواب شکوہ''، ''والدہ مرحومہ کی یاد میں''، تصویرِ درد''، ''ذوق و شوق''، ''مسجدِ قرطبہ''، ''طلوعِ اسلام'' اور ''شمع و شاعر'' وغیرہ 1977ء میں شائع ہوئیں۔[۳]

خلیل آتش نے ایک بھرپور ادبی زندگی گزاری جس میں اُن کی خط و کتابت اپنے وقت کے مشاہیر سے رہی۔ خط و کتابت کے اس سلسلے میں آپ کے سب سے زیادہ مخاطب ''پنجابی اردو لغت''[۴] اور ''تنویر اللغات''[۵] کے مرتب و مدوّن تنویر بخاری رہے جب کہ اُن کے نام آنے والے ڈاکٹر وحید قریشی، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، غلام قادر آزاد، ڈاکٹر شہباز ملک، عطاء الحق قاسمی، محمد منشاء سلیمی، امجد اسلام امجد، افتخار ملک، سلیم کاشر، افتخار عالم، پریتم سنگھ، ڈاکٹر جگتار اور چار غیر معروف شخصیات: محمد شفیع، ایس مجاہد، ظہور حسین ظہور اور جیون وغیرہ کے کئی خطوط محفوظ ہیں۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل مسیح الدین صدیقی کا 12 ستمبر 1983ء کا لکھا ''چوتھی کل پاکستان اہل قلم کانفرنس'' کا دعوت نامہ بھی انہی خطوط میں موجود ہے۔ ریڈیو پاکستان لاہور سے افتخار ملک کے مراسلے میں کسی برس 21 اپریل کو ''علامہ اقبال کی زندگی اور ملی و ادبی خدمات سے متعلق'' فیچر لکھنے کی دعوت دی گئی ہے جب کہ امجد اسلام امجد ڈپٹی ڈائریکٹر (ادبیات) پنجاب آرٹس کونسل لاہور کے مکتوب میں یوم اقبال کے حوالے سے 21 اپریل 1976ء کو متوقع مشاعرے کی دعوت دی گئی ہے۔[۶] یہاں ہم 26 ایسے مکاتیب پیش کر رہے ہیں جو احمد ندیم قاسمی نے خلیل آتش اور اُن کی بیوہ کو لکھے۔

اِن میں سے پہلا 26 جون 1970ء کو جب کہ تیئیسواں 4 ستمبر 1986ء کو لکھا گیا۔ اس کے بعد کے تین مکتوب 14 نومبر 1988ء تا 21 دسمبر 1988ء اُن کی بیوہ کے نام آئے۔ خلیل آتش کے نام آنے والے تیئیس خطوط بالترتیب مورخہ 26 جون 1970ء، 2 مارچ 1971ء، 29 جولائی 1971ء، 9 جنوری 1972ء، 21 مارچ 1972ء، 26 اپریل 1973ء، 4 جون 1973ء، 9 گسلت 1974ء، 23 اکتوبر 1974ء، 19 مئی 1975ء، 13 جون 1975ء، 9 ستمبر 1975ء، 6 فروری 1976ء، 11 جون 1976ء، 18 جنوری 1977ء، 29 جنوری 1977ء، 17 جون 1977ء، 8 اپریل 1978ء، 13 جولائی 1980ء، 27 ستمبر 1981ء، یکم اگست 1982ء، 6 اکتوبر 1983ء اور 4 ستمبر 1986ء کو لکھے گئے۔ باقی تین بالترتیب ''بہن صاحبہ'' (بیوہ خلیل آتش)، ''بہن صاحبہ و عزیزہ کوثر (بیوہ خلیل آتش اور متبنیٰ بیٹی) اور ''محترمہ و مکرمہ'' (بیوہ

خلیل آتش) کے نام ہیں۔ ان کی تواریخ تحریر 14 نومبر 1988ء، 26 نومبر 1988ء اور 21 دسمبر 1988ء ہیں۔

اِن مسودات میں آتش کی طرف سے لکھے گئے مذکورہ بالا شخصیات کے نام سوائے ایک کے، کوئی دست یاب نہیں۔ جو ایک خط ملا ہے وہ احمد ندیم قاسمی ہی کے نام ہے؛ اور وہ بھی شاید اس لیے محفوظ رہ پایا کہ مکتوب الیہ نے اس کا جواب اسی خط کی پُشت پر لکھا ہے۔ یہ مکتوب خلیل آتش کے لیٹر ہیڈ پر لکھا گیا ہے۔ اس لیٹر ہیڈ کی پیشانی پر ''سچ آکھیاں بھانبڑ مچدا اے'' چھپا ہوا ہے۔ کاغذ کے دائیں طرف اوپر ''نگری بلھے شاہ دی'' اور نیچے تاریخ درج کرنے کے لیے جگہ بنائی گئی ہے۔ اسی پرت کی بائیں جانب مکتوب نگار کا نام شائع شدہ ہے جس کے نیچے ''سیکرٹری مجلس بلھے شاہ'' اور ''سیکرٹری حلقہ یاراں لاہور'' درج ہے۔ یہ خط 13 جون 1975ء کو لکھا گیا اور اس کا متن یوں ہے:

''محترم احمد ندیم قاسمی!

حضرت ساغر صدیقی کے مندرجہ ذیل شعر کی تشریح اور تفصیلی مفہوم وضاحتاً مطلع فرمایے گا۔ یہ شعر متنازعہ فیہ ہے۔ ایک صاحب کا کہنا ہے اس میں مجبوری اور بے بسی ہے، دوسرے صاحب اس کی بے نیازی کی نشان دہی کرتے ہیں۔ فیصلہ آپ پر ہے۔

مَیں نے پلکوں سے درِ یار پہ دستک دی ہے
مَیں وہ سائل ہوں جسے کوئی صدا یاد نہیں

نیاز مند خلیل آتش''

مکتوب الیہ نے اس کا جواب یوں دیا: (مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۷۵ء)

''بے بسی کی کیفیت اس صورت میں ہوتی جب وہ کسی صورت میں دستک نہ دیتا۔ جب وہ دستک دے رہا ہے، چاہے نگاہوں سے دے رہا ہے تو اس سے شاعر کی بے نیازی اور قلندرانہ شان کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ دستک کے لیے ہاتھ استعمال نہیں کرنا چاہتا...... ہاتھ جو پھیل کر کچھ حاصل کرنے کی علامت بن جاتے ہیں۔

احمد ندیم قاسمی''

خط ختم کرنے کے بعد انھوں نے اپنا ایک شعر دوسرے قلم سے لکھ کر اپنا نام بھی تحریر کیا ہے۔ شعر یوں ہے۔

ترے کمالِ بلاغت سے ہم کو شکوہ ہے کہ
جو گفت گو تری آنکھیں کریں وہ لب نہ کریں

مذکورہ بالا خطوط میں سے اکثر مختصر ہیں اور صرف ضروری بات کی وضاحت کرتے ہوئے ختم کر دیے گئے ہیں۔ یقیناً اگر ارسال کنندہ کے خطوط بھی محفوظ ہوتے تو ان جوابات کے اختصار کی وجہ زیادہ واضح ہو سکتی تھی۔ بہر حال یہ جوابات بھی صورت حال کو کھولنے کے لیے کافی دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے ذریعے عصری حالات و واقعات، مکتوب نگار کی مصروفیات، بیماری، ہم عصر اہل قلم سے تعلقات، کچھ خاندانی مصروفیات، مختلف شہروں کے سفر کی تفصیلات اور مکتوب الیہ کے مسائل سے بھی آگاہی ملتی ہے۔ 1970ء سے 1988ء تک کے اس اٹھارہ سالہ دَور میں مکتوب الیہ ''فنون'' کے مدیر، بزمِ اقبال کے معتمد اعزازی اور مجلس ترقی ادب کے منتظم

رہے۔ اس دوران آپ کے دفاتر بالترتیب انارکلی، میکلوڈ روڈ اور کلب روڈ لاہور پر واقع تھے لہٰذا خطوط کے متن میں اُن کے لیٹر ہیڈ پر درج پتا بھی شامل کیا گیا ہے۔ پھر بھی 27 ستمبر 1981ء کے خط پر شہر کے نام سمیت پتا بالکل درج نہیں۔ اسی طرح 21 مارچ 1972ء، 19 مئی 1975ء، 9 ستمبر 1975ء، 6 فروری 1976ء، 11 جون 1976ء اور 8 اپریل 1978ء کو لکھے گئے خطوط پر صرف شہر کا نام درج ہے۔

ان خطوط پر تخاطب یا القاب بھی وقتاً فوقتاً بدلتے رہے ہیں جن میں ''محبِّ عزیز''، ''محبِّ مکرم'' ''برادرِ عزیز''، ''برادرِ عزیز و مکرم''، ''برادرم''، ''مکرمی و محترمی''، ''پیارے خلیل صاحب'' اور ''محبی و مکرمی'' وغیرہ کے اعزازات برتے گئے ہیں۔ مکاتیب کے اختتام پر بھی اسی طرح ''مخلص''، ''آپ کا''، ''آپ کا مخلص''، ''خیر اندیش''، ''آپ کا خیر اندیش'' اور ''خاک سار'' جیسے کلمات استعمال کیے گئے ہیں۔ مراسلات میں اس تنوع کے باعث ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ پتے اور القاب کی تفاصیل بھی متن میں شامل ہو جائیں۔

پہلے ہی خط کے متن سے احساس ہوتا ہے کہ ہر دو شخصیات کے تعلقات اسی خط سے استوار نہیں ہو رہے بلکہ اس سے پہلے اُن کے درمیان گہری شناسائی اور اعتماد موجود ہے۔ خطوط کے متن حاضر ہیں:

(۱)

فنون؛ 47۔ انارکلی۔ لاہور — 26 جون 70ء

محبِّ عزیز! تسلیم

آپ کی شکایت بجا بھی ہے اور بے جا بھی۔ بجا یوں کہ اربابِ محبت میں یہ سلسلہ چلتا ہی رہے تو محبت تازہ دم رہتی ہے اور بے جا یوں کہ آپ کو ان حالات کا تھوڑا بہت اندازہ تو ضرور ہو گا جن کی وجہ سے مَیں اِن دنوں اپنے محبوں کو خط نہیں لکھ سکا۔ آج کل مکمل بے روزگاری کا عالم ہے۔ بعض عناصر کی سیاسی مصلحتیں مجھے بے کار دیکھ کر بہت مسرور ہیں۔ ظاہر ہے کہ بے روزگاری ایک عذاب سے کم نہیں۔ مگر توقع ہے کہ جلد ہی کوئی صورت پیدا ہو جائے گی۔ بہر حال آج کل اپنی پریشانیوں میں بہت ''مصروف'' ہوں۔ آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ یقین کیجیے کہ میری خاموشی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مَیں نے آپ کو 'فراموش' کر دیا۔ اگر انسان ان اصحاب کو بھی فراموش کرنے لگے جہاں سے محبت اور خلوص کے سوتے پھوٹتے ہیں تو حیف ہے ایسے انسان پر۔ میری خاموشی میری پریشانیوں کا نتیجہ ہے اور بس!

محبت اور دعا کے ساتھ — آپ کا مخلص ندیم

(۲)

فنون؛ 47۔ انارکلی۔ لاہور — 2 مارچ 71ء

محبِّ مکرم آتش صاحب! سلام شوق

مَیں 18 سے 28 تک کراچی میں تھا۔ کل دفتر گیا تو آپ کا خط پڑا ملا۔ قتیل صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے حقیقتِ حال بتائی۔ مجھے اس کا دُکھ ہے کہ ادبی فیصلے بھی گروہ بندیوں کے تابع ہو چلے ہیں۔ مگر ہم لوگ اس پر ایک آہِ سرد کھینچ لینے کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں؟

مجھے آپ کی استقامت اور حوصلہ مندی پر اعتماد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

آپ کا مخلص احمد ندیم

(۳)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور 29 جولائی 71ء

محبِ عزیز، آتشِ محبت

خدا کا شکر ہے کہ آپ نے ''برسی'' کو ''جشن'' میں بدل لیا مگر افسوس کہ مَیں اس تقریب میں شرکت نہیں کر سکوں گا۔ مَیں بچوں سمیت 3 اگست کو گاؤں جا رہا ہوں اور 12، 13 تک وہیں رہوں گا۔ میرے ایک بزرگ کا انتقال ہو گیا ہے جہاں میری شرکت لازمی ہے۔۸ مجھے اس کا بے حد دکھ ہے کہ مَیں شمولیت سے محروم رہوں گا۔ مگر یقین کیجیے کہ میری دعائیں آپ کے پاس بیٹھی ہوں گی۔ احباب کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دیجیے۔ ان شاء اللہ اس مجبوری کی ایک بھرپور تلافی کروں گا۔

آپ کا مخلص احمد ندیم

(۴)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور 9 جنوری 72ء

برادرِ عزیز! اسلام مسنون

آپ کا جلدی میں لکھا ہوا خط ملا۔ آپ کی مشکل کا سن کر پریشان ہو گیا ہوں۔ رامے صاحب سے نہ صرف میرے کوئی تعلقات نہیں ہیں بلکہ کشیدگی ہے کیوں کہ اُن کے اخبار میں میرے کالم کی اشاعت کا مسئلہ ایک مناقشے کی نذر ہو گیا تھا۔ البتہ وہاں منو بھائی اور شفقت تنویر مرزا کے سے پنجابی شاعر موجود ہیں۔ آپ بھی انہیں جانتے ہوں گے۔ مَیں بھی ان سے عرض کر سکتا ہوں۔ اس سلسلے میں جو حکم ہو ارشاد کیجیے۔

اللہ آپ کو اس ابتلاء سے نکالے۔ ہمہ وقت دست بدعا ہوں۔

مخلص احمد ندیم

(۵)

لاہور 21 مارچ 72ء

محبِ عزیز! سلام شوق

مَیں خاندان کے ایک بزرگ کے انتقال پر گاؤں چلا گیا تھا۔ واپس آ کر دردِ گردہ میں مبتلا رہا۔ چند روز سے بہتر ہوں۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ پھر اس معاملے کا کیا بنا؟ مَیں نے تو یہاں وہاں جگہ جگہ گزارش کی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناشرین کو تخلیقی ادب سے نفرت ہو چکی ہے۔ کیا کوئی حل نکلا؟ میرے سپرد بھی تو کوئی ڈیوٹی کیجیے۔

محبت اور دعا کے ساتھ آپ کا مخلص ندیم

(۶)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور 26اپریل73ء

برادرِعزیز ومکرم! سلام شوق

مَیں کل بہاول پور سے واپس لاہور آیا تو آپ کا رقعہ پڑا ملا۔آج آپ کا آدمی ایک اور کرم نامہ لایا۔بے حد ممنون ہوں، مگر آپ کو اندازہ نہیں کہ مَیں نے کتنی مشکلات سے قطع نظر کر کے اور گھر سے کتنی ''چوری'' کا ارتکاب کر کے ان پانچ سو کا بند بست کیا۔ پھر مزید دوسو مجھے ٹیلی ویژن سے ملے جن میں ایک سو کا اضافہ کر کے آپ کی نذر کیے۔یقین فرمایئے کہ مَیں بہت ہی بے زر آدمی ہوں۔اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو آپ کے کہے بغیر، ابتداء ہی میں چپکے سے آپ کو اتنی رقم بھجوا دیتا کہ آپ کی ساری پریشانیاں دُور ہو جاتیں۔مَیں بہت بہت شرمندہ ہوں کہ آپ کی اس فرمائش کو پورا نہیں کر سکا۔اگر ذرا سی بھی گنجائش ہوتی تو مَیں قطعی کوتاہی نہ کرتا کہ آپ اپنی شرافت طبع اور خلوصِ نیت کے باعث مجھے بہت عزیز ہیں۔خدا کرے میری یہ معذرت آپ مبنی بر حقیقت سمجھ کر قبول کر لیں ورنہ مجھے بہت کوفت ہوگی۔

دعا اور محبت کے ساتھ آپ کا مخلص احمد ندیم

(۷)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور 4جون73ء

محبّ مکرم! تسلیم

اُس روز صدر سے ساڑھے دس بجے واپسی ہو سکی۔ ہمارے ایک معزز رشتہ دار یوسی ایچ میں داخل ہیں اور بے حد علیل ہیں۔اس روز ان کی حالت خراب ہوگئی۔ساری برادری جمع تھی۔میرا وہاں سے کھسک آنا سخت قابل اعتراض ہوتا۔چناں چہ بچوں کے ہمراہ ساڑھے دس بجے تک واپسی ہو سکی۔جب تک مشاعرہ ختم ہو چکا ہوگا۔مَیں معذرت خواہ ہوں۔میرا وعدہ تھا کہ میری اجازت کے بغیر بطور ''مہمان خصوصی'' میرا نام درج کر دیا گیا تھا مگر اس کے باوجود غزل پڑھنے کے لیے حاضر ہو جاؤں گا۔ افسوس کہ مَیں اس وعدے پر بوجوہِ بالا عمل کرنے سے قاصر رہا۔

آپ کا احمد ندیم

(۸)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور 19اگست74ء

محبّ مکرم! سلام مسنون

نہیں! خدانخواستہ ایسی کوئی بات نہیں۔مَیں دراصل بیٹیوں کی شادیوں کی تیاریوں میں مصروف رہا اور اس ہمہ گیر مصروفیت کا اندازہ آپ کر سکتے ہیں۔ پھر سارا سامان لادے یہاں سے اپنے گاؤں انگہ چلا گیا۔یہ تقریبیں وہیں ہوئیں۔کسی دوست کو زحمت نہ دی کہ گاؤں میں ان کی دیکھ بھال ایک مسئلہ بن جاتی۔شادیاں چوتھی اور پانچویں اگست کو ہوئیں اور مَیں 12/13 کو واپس لاہور پہنچا۔مرشد کے فضل اور آپ مخلصین کی دعا سے سارا کام باعزت طور پر طے ہوا۔الحمدللہ!

دعا ہے آپ بخیریت ہوں۔

وہ ترجمہ اگر آپ صاف لکھ دیتے تو بزمِ اقبال اسے پریس کے حوالے کر دیتی۔ موجودہ صورت میں اسے پڑھنا خاصا دشوار ہے۔

آپ کا مخلص ندیم

(۹)

فنون؛ 47۔ انارکلی۔ لاہور

23 اکتوبر 74ء

محبّ عزیز! آپ کو ترجمے کا مسودہ بزمِ اقبال کی طرف سے بذریعہ رجسٹری بھجوا دیا گیا تھا۔ یقیناً مل چکا ہوگا۔ اس کو صاف کر/کرا لیجیے اور مجھے جلد واپس بھجوایے۔ ممنون ہوں گا۔

دعا ہے آپ بخیریت ہوں۔

آپ کا مخلص احمد ندیم

(۱۰)

لاہور

19 مئی 75ء

برادرم! سلام مسنون

آج بارہ روز کے بعد کراچی سے لاہور لوٹا ہوں تو آپ کے شکایت نامے پڑے ملے۔ اس طرح کی جذباتیت پر مجھے پیار آتا ہے مگر میری درخواست ہے کہ میرے سلسلے میں اتنی عجلت سے کام نہ لیا کریں۔ خلوص کے رشتے میرے نزدیک تقدس کا درجہ رکھتے ہیں۔ مَیں آپ سے کیسے غافل ہو سکتا ہوں بھلا؟ آپ میرے دل کے قریب ہیں۔

محبت کے ساتھ

آپ کا ندیم

ترتیب کے لحاظ سے گیارہواں خط (۱۷ رجون ۱۹۷۵ء) ساغر صدیقی کے شعر کی تفہیم سے متعلق ہے جو تمہید میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اس لیے بارہواں مکتوب ملاحظہ کیجیے:

(۱۱)

لاہور

9 ستمبر 75ء

محبّ عزیز! سلام مسنون

مَیں کراچی سے واپس آتے ہی پنڈی چلا گیا۔ رات واپس آیا ہوں۔ آج آپ کا خط ملا، ممنون ہوں۔

چودھری ریاض احمد صاحب کی کتاب کے سلسلے میں شاید مَیں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس پر تبصرہ آپ خود لکھ دیں یہ محترم بابا صاحب سے لکھوا دیں۔ ایک صفحے کا ہو۔ ''فنون'' میں فوراً درج ہوگا۔ اب اس کا منتظر ہوں۔ کرم کیجیے اور تاخیر کی تلافی کا میرے لیے بندوبست فرمایے۔

ظفر منصور صاحب کی نظم اب کے سامنے آئے گی۔ گزشتہ شمارہ تو تین ماہ پہلے مرتب ہو چکا تھا۔ آپ کو میرے طریق کار کا تھوڑا بہت تو اندازہ ہے۔ پھر آپ نے شکایت کیوں فرمائی؟

اَبک ''برخود غلط'' پر آپ کی حملہ آوری کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ وہ ایک عمدہ شاعر ہے اور ساتھ میرا

برادرِ خورد بھی ہے۔ اس لیے دفتری معاملات میں اسے عمل دخل حاصل ہے۔ آپ کو اس سے کیا شکایت پیدا ہوئی؟ یہ تو میرے معیارِ ادارت کا معاملہ ہے۔ آپ کو ایسا عجیب سا اعتراض تو نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دعا ہے آپ بخیریت ہوں۔ احباب کی خدمت میں تسلیم۔

مخلص ندیم

(۱۲)

لاہور 6 فروری 76ء

محب عزیز! تسلیم

22 فروری کی تاریخ مجھے یاد ہے مگر آپ نے دعوتی کارڈوں کا مضمون نہیں بھجوایا۔ جلسے کے مقام اور وقت کے علاوہ محفل کے شرکاء اور ان کے اسمائے گرامی وغیرہ...... سب بھجوایئے؛ اور یہ بھی کہ تعارفی محفل کس ادارے کی طرف سے ہوگی۔

دیر نہ کیجیے گا۔ منتظر ہوں۔ مخلص ندیم

(۱۳)

لاہور 11 جون 76ء

محب مکرم! سلام محبت

آپ کے خطوط کے جواب میں تاخیر ہوئی، نادم ہوں۔ دراصل میری بیٹی سخت بیمار ہوگئی تھی اور اس کی فکر میں خود مَیں بھی اپنے درد گردہ بیدار کر بیٹھا تھا۔ امید ہے آپ میری معذرت قبول کریں گے۔

جناب جمیل الدین عالی میرے دوست ہیں مگر کام کرنے کرانے کے معاملے میں بے حد تساہل پسند ہیں۔ مَیں نے کتنے ہی کام ان کے سپرد کیے جو محض ان کے تساہل کی نذر ہوگئے۔ مَیں اُن کی نیت پر شبہ نہیں کرتا۔ نیت اُن کی نیک ہے مگر وہ مصروف اتنے ہیں اور ان کا مزاج ایسا لاأبالیانہ ہے کہ اُن سے کام کروانا جان جوکھوں کا مرحلہ ہوتا ہے۔

ویسے یہ عرض کردوں کہ محض ادبی خدمات کی بناء پر بینکوں میں ملازمت دینے کا رواج نہیں ہے۔ آپ مجھے لکھیے کہ آپ کی تعلیم کتنی ہے، عمر کیا ہے، تجربہ کیا ہے؟ یہ جملہ تفاصیل مَیں عالی صاحب اور دیگر احباب کو لکھوں گا اور اُن سے پوچھوں گا کہ خلیل آتش صاحب کے لیے کسی معقول ملازمت کی کہاں تک گنجائش ہے؟ تب مَیں پورا زور لگاؤں گا۔ ویسے میرا اندازہ یہ ہے کہ آپ خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ ادبی وفنی خدمات کے اس طرح کے عملی اعتراف ہمارے ہاں کہاں ہوتے ہیں؟

''فنون'' کے لیے آپ پنجابی کلام دے گئے تھے مگر مَیں اب تک حیران ہوں کہ اسے کیسے درج کروں۔ ایک بار ایک چیز شائع کردی تو پھر یہ سلسلہ روکے نہیں رُکے گا۔ بہرحال کوشاں ہوں کہ منیر نیازی کی ایک دو پنجابی نظمیں مل جائیں تو اس بہانے ایک صفحہ پنجابی کے لیے وقف کردوں اور اس میں آپ کا کلام بھی آجائے۔

علامہ اقبال پر لکھی جانے والی کتابوں کے انعامات کا معاملہ تو آئندہ سال نومبر کے بعد طے کیا جائے گا اور کتابیں بھجوانے کا سلسلہ ابھی طے نہیں کیا۔ اس سلسلے میں آپ کو مطلع کردوں گا۔

دعاؤں کے ساتھ مخلص احمد ندیم

(۱۴)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور — 18 جنوری 77ء

محبّ عزیز! کرم نامہ ملا۔ممنون ہوں۔موسم کو بہتر ہونے دیجیے پھر کسی روز یقیناً مل بیٹھیں گے۔آج کل مصروفیت بھی کچھ زیادہ ہی ہے۔

ایک گزارش ہے قصور کی ''شیخ الاسلام اکیڈی، محلّہ محمود پورہ'' نے ایک کتاب ''حسن الجردہ: شرح قصیدہ بردہ از مولانا عبدالمالک کھوڑوی'' شائع کی ہے۔اگر اس کی ایک جلد بغرض تبصرہ ''فنون'' کو بھجوا دی جائے تو مَیں اس پر سید محمد کاظم صاحب سے مفصل تبصرہ کرانا چاہتا ہوں جو عربی کے مستند عالم ہیں۔بڑا کرم ہوگا۔محترم مجید صاحب اور مستری عبداللطیف صاحب کو تسلیم۔

آپ کا احمد ندیم

(۱۵)

فنون؛ 47۔انارکلی۔لاہور — 29 جنوری 77ء

محبّ عزیز! سلام محبت

کتاب کا پارسل مل گیا۔بے حد ممنون ہوں۔مَیں نے تو عرض کیا تھا کہ آپ یہ کتاب ناشر سے بغرض تبصرہ حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خریدی ہے اور میری خاطر خواہ مخواہ زیرِ بار ہوئے ہیں۔بہر حال اس محبت کا ممنون ہوں۔

تاخیر بالکل نہیں ہوئی۔کتاب بالکل بروقت بھیجی۔دعا کے ساتھ مخلص احمد ندیم

(۱۶)

بزمِ اقبال، 2۔کلب روڈ۔لاہور — 17 جون 77ء

مکرمی و محترمی! سلام مسنون

آپ کی کتاب کا مسودہ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کی خدمت میں انہی دنوں بھجوا دیا گیا تھا جب آپ بزم میں تشریف لائے تھے۔دو بار یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ڈاکٹر صاحب نے دو ایک روز میں دیباچہ بھجوانے کا وعدہ فرمایا ہے۔توقع ہے کہ کتاب اس مہینے کے آخر تک آجائے گی۔

عبدالقادر سید صاحب سے عرض کر چکا ہوں۔آج پھر انہیں یاد دلاتا ہوں۔

دعا کے ساتھ — مخلص احمد ندیم معتمد اعزازی

(۱۷)

لاہور — 8 اپریل 78ء

محبّ عزیز! سلام مسنون

یاد فرمائی کا شکریہ۔جڑاں والا اس لالچ پہ جانا تھا کہ وہاں میری بیٹی مقیم ہے۔6 اپریل کی تاریخ مقرر کی تھی مگر اس

سے پہلے یکا یک معلوم ہوا کہ ایک اور ادارہ (جس میں بعض نوجوان دوست شامل ہیں) 4 اپریل کو مشاعرہ کر رہے ہیں۔ یہ 3 اپریل کا ذکر ہے۔ چناں چہ یکا یک جڑاں والا جانا پڑا۔ رات کو پہنچے صبح کو واپس آ گئے۔ 6 اپریل کا مشاعرہ کسی آئندہ تاریخ پر ملتوی ہو گیا۔ فوراً بعد مجھے سرگودھا کی طرف جانا پڑ گیا۔ کل رات واپسی ہوئی ہے۔ آج یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ سفراب میرے لیے ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ سارا بدن دکھ رہا ہے۔ بہر حال آپ کی کتاب کا افتتاح ہوا تو بشرطِ صحت شرکت کروں گا۔

دعا ہے آپ بخیریت ہوں۔ مخلص ندیم

(۱۸)

فنون، 4۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور 13 جولائی 80ء

محبِ مکرم! سلام مسنون

آپ کی بھابی کے انتقال کی خبر پڑھ کر صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ اس سے پہلے آپ اپنے برادرِ بزرگ کی رحلت کا گھاؤ سہ چکے ہیں۔ مَیں نے غلط تو نہیں کہا تھا ؎

درد سینے میں چمکتے ہیں کہ تیری شمعیں
زندگی! میں تیرے احساں نہیں گنوا سکتا

دعا کے ساتھ مخلص ندیم

(۱۹)

...... 27 ستمبر 81ء

پیارے خلیل صاحب! سلام شوق

کل میٹنگ سے واپسی پر آپ کا ارشاد ملا۔ مَیں بڑی خوشی سے اس تقریب میں شرکت کرتا اور سید گرامی بلھے شاہ جی کے حضور خراج عقیدت پیش کرنے کے علاوہ اپنے محترم اور پیارے احباب احمد یار صاحب اور لطیف معمار صاحب کو سینے سے لگاتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ آج کل مَیں مستقلاً دردِ گردہ میں مبتلا رہتا ہوں۔ دفتر بھی محض معاش کے لالچ میں آتا ہوں؛ اور مسلسل بیٹھ نہیں سکتا۔ اس لیے ٹہلنے لگتا ہوں۔ عید کے فوراً بعد بڑے آپریشن کی آزمائش میں سے گزرنے کا طے ہے۔ آپریشن اور صحت یابی کے بعد ان شاء اللہ قصور ضرور آؤں گا اور صرف آپ سے اور محترم احمد یار صاحب سے اور محترم لطیف صاحب سے ملنے آؤں گا۔ آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ آئندہ بشرط زندگی کھل کر تلافی کروں گا۔

محبت اور دعا کے ساتھ اور دونوں بزرگ دوستوں کی خدمت میں آداب وسلام کے ساتھ

آپ کا ندیم

(۲۰)

فنون، 4۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور یکم اگست 82ء

محبِ عزیز و مکرم! سلام مسنون

عنایت نامہ ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعا سے اب بالکل تن درست ہوں۔ ایک گردے کی غیر موجودگی

بالکل محسوس نہیں ہوتی۔ معمولات جاری ہیں۔ ابھی شعر کہنا شروع نہیں کیا۔ اس کا آغاز بھی ہو جائے گا۔

دعا ہے آپ بخیریت ہوں۔ مخلص احمد ندیم

(۲۱)

فنون، 4۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور 6 اکتوبر 83ء

محب عزیز! دعا

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ میرے اشعار کے ساتھ "نمایندگانِ کرم" نے جو سلوک کیا اس کی مثالیں دیکھ کر لطف آ گیا۔ کالم لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے محظوظ کیا۔

تبادلہ ہو گیا تھا اس لیے آپ کو تکلیف نہ دی۔ آپ نے اس ضمن میں جو پوچھ گچھ کی اس کے لیے دل سے ممنون ہوں۔

دعا ہے کہ آپ بخیریت ہوں۔ آپ کا خیر اندیش ندیم

(۲۲)

مجلس ترقی ادب، کلب روڈ۔ لاہور 4 ستمبر 86ء

محبی و مکرمی! سلام مسنون

آپ کے گرامی نامے ملے۔ معذرت خواہ ہوں کہ اندھا دھند مصروفیت اور لامحدود پریشانیوں کے باعث فوراً جواب عرض نہ کر سکا۔ مَیں آپ کا مطلب ٹھیک سے سمجھا نہیں۔ حسن رضوی صاحب یا منو بھائی صاحب سے کیا لکھواؤں۔ مَیں تو "جنگ" کے دفتر جاتا ہی نہیں اس لیے ان حضرات سے ملاقات ہوتی ہی نہیں۔ مگر آپ کا ارشاد ہوگا تو مَیں ان سے بھی مل لوں گا۔ بس مجھے تفصیل کے ساتھ اپنا مقصد لکھ بھیجئے۔

صحت کی دعا کے ساتھ مخلص ندیم

مندرجہ بالا خط، خلیل آتش کے نام احمد ندیم قاسمی کی آخری دستیاب تحریر ہے۔ خلیل آتش 5 دسمبر 1987ء کو وفات پا گئے۔ لہٰذا اس کے بعد حاصل ہونے والے اُن کی بیوہ کے نام تین خطوط پیش ہیں:

(۱)

مجلس ترقی ادب، کلب روڈ۔ لاہور 14 نومبر 1988ء

بہن صاحبہ! سلام مسنون

مَیں خوش ہوں کہ آخر کار اکادمی ادبیات کی طرف سے آپ کے لیے پانچ سو روپے ماہانہ کا وظیفہ مقرر ہو گیا ہے۔ اس زمانے میں پانچ سو کی رقم کچھ زیادہ نہیں مگر کچھ گزارہ تو ہو جائے گا۔ اللہ کرے آپ بخیریت ہوں۔

اکادمی کا فارم بھیج رہا ہوں اس میں اپنا نام، شوہر کا نام، مکمل پتا، دستخط یا نشان انگوٹھا اور اپنے شناختی کارڈ کا فوٹو...... یہ سب کچھ مجھے بھجوا دیں۔ مَیں اکادمی کو بھیج دوں گا۔ پتا اوپر درج ہے۔

دعا کے ساتھ مخلص احمد ندیم قاسمی

(۲)

مجلس ترقی ادب، کلب روڈ۔ لاہور 26 نومبر 88ء

محترمہ بہن صاحبہ و عزیزہ کوثر! دعا

خط ملا۔ مَیں نے مرسلہ کاغذات اکادمی ادبیات پاکستان کو بھجوا دیے ہیں اور آپ کا پتا بھی لکھ بھیجا ہے۔ اب اگر انہیں آپ سے کوئی کام ہوا تو وہ آپ کو قصور ہی کے پتے پر خط لکھیں گے۔ اگر کوئی مشکل پیش ہو تو مجھے فوراً اطلاع دیجیے گا۔

مرحوم خلیل آتش میرے محبوں میں شامل تھے۔ افسوس کہ وہ وقت سے پہلے رخصت ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہی ہم سب کو ان کی ابھی بہت ضرورت تھی مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے؟

دعا کے ساتھ خیر اندیش احمد ندیم قاسمی

اکادمی کا پتا یہ ہے: اکادمی ادبیات پاکستان

مکان نمبر 12، گلی نمبر 31، ایف 7/1، اسلام آباد

(۳)

مجلس ترقی ادب، کلب روڈ۔ لاہور 21 دسمبر 1988ء

محترمہ و مکرمہ! سلام مسنون

عزیزہ صبیحہ کوثر کی خانہ آبادی کی تقریب میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ تھا مگر کل 22 دسمبر کو ایک بہت ضروری سرکاری میٹنگ ہے جس میں میری شمولیت بہت ضروری ہے۔ مَیں نے بہت کوشش کی کہ چھٹی مل جائے مگر نہیں ملی۔ اب مَیں اپنا آدمی بھیج رہا ہوں۔ بیٹی کے لیے پانچ سو روپے اس کے پاس ہیں۔ یہ قبول کیجیے اور بیٹی کو میری دعائیں پہنچا دیجیے۔ اللہ تعالیٰ اسے خوش اور آسودہ رکھے۔

خاکسار احمد ندیم قاسمی

حواشی:

۱۔ خلیل آتش۔ حیاتی تے فکر: پروفیسر یونس حسن، ششماہی ''لیکھ''، دی اکیڈمکس (رجسٹرڈ) N-391، سمن آباد۔ لاہور جنوری تا جون ۲۰۱۱ء، ص ۸۷۔

۲۔ اسرار و رموز مترجم خلیل آتش، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۷۵ء۔

۳۔ اقبال دیاں لمیاں نظماں مترجم خلیل آتش، بزم اقبال، لاہور ۱۹۷۷ء۔

۴۔ پنجابی اردو لغت: تنویر بخاری، اردو سائنس بورڈ لاہور ۱۹۸۹ء۔

۵۔ تنویر اللغات: سید تنویر بخاری، نیو بک پیلس لاہور ۱۹۹۴ء۔

۶۔ خطوط مملوکہ ڈاکٹر ناصر رانا، ایسوسی ایٹ پروفیسر و ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ کوالٹی ایشورنس، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج۔ لاہور۔

۷۔ مکتوب نگار نے ''شکوہ'' کی املاء ''شکویٰ'' کی ہے۔

۸۔ اصل مسودے میں مکتوب نگار نے خود قلم زد کر کے عبارت بدل رکھی ہے۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

۱۔ اقبال: آتش خلیل (مترجم): ۱۹۷۵ء، ''اسرار و رموز''، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۔ اقبال: آتش خلیل (مترجم): ۱۹۷۷ء، ''اقبال دیاں لمیاں نظماں''، بزم اقبال، لاہور۔

۳۔ بخاری، تنویر، سید: ۱۹۸۹ء، ''پنجابی اردو لغت''، اردو سائنس بورڈ، لاہور۔

۴۔ بخاری، تنویر، سید: ۱۹۹۴ء ''تنویر اللغات''، نیو بک پیلس، لاہور۔

مجلّہ:

ششماہی ''لیکھ'' جنوری تا جون ۲۰۱۱ء، دی اکیڈمکس، لاہور۔